Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم جمعرات
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت ۱۵ پیسے
جلد ۲۸/۶۳	۱۶ ربیع الثانی ۱۳۹۴ھ ۹ ہجرت ۱۳۵۳ہش ۹ مئی ۱۹۷۴ء	نمبر ۱۰۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۸ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"گرمی کے زیرِ اثر خون کے دباؤ میں کمی کی تکلیف ہے جس کی وجہ سے ضعف، سر میں گرانی اور چکروں کی تکلیف چل رہی ہے۔"

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۸ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی محترم نواب زادہ محمد احمد خان صاحب کی صحتیابی کے لئے دعا کی تحریک کرتے ہوئے رقم فرماتی ہیں:۔

"آج شام محمد احمد خان سلمہ اللہ تعالیٰ بذریعہ کار لاہور جا رہے ہیں۔ بخیریت پہنچیں۔ خیر سے پہنچنے کی خبر مجھے بھی جلد مل جائے۔ اِس بات کا فیصلہ تو ڈاکٹر دیکھ کر کریں گے کہ آیا اس کمزوری کی حالت میں آپریشن کرنا ٹھیک بھی ہے یا نہیں؟ بہر حال دیکھنے، ٹیسٹ وغیرہ ہونے میں تین روز تو لگیں گے لاہور سے خبر آنے پر پتہ لگے گا کہ آپریشن کس روز ہے۔ دعا کرتے رہیں۔ مبارکہ"

ربوہ ۸ ہجرت۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ہفتہ عشرہ کے لئے ۵ مئی کو لاہور تشریف لے گئی ہیں وہاں آپ کا ایڈریس یہ ہوگا:۔

۸۰ اسی، ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

انڈونیشیا سے مکرم راڈن احمد انور صاحب نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ جماعتِ احمدیہ انڈونیشیا کے ایک مخلص اور دیرینہ خادم مکرم حسن برماوی صاحب پر ہائی بلڈ پریشر کا شدید حملہ ہوا ہے۔ حالت خطرناک ہے۔ مکرم برماوی صاحب مشن میں کئی سال سے محاسب مال کی خدمات بھی سرانجام دیتے رہے ہیں۔ احباب سے انکی صحت کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (عبدالحی سابق مبلغ انڈونیشیا)

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ سے ملاقات کے متعلق

ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ گرمی کی وجہ سے آئندہ ملاقات اتوار کے دن جماعتی اہم امور کے لئے صرف ایک گھنٹہ ہوا کرے گی۔ عام ملاقات کے لئے دوست تشریف نہ لائیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اصلی اور حقیقی نیکی یہ ہے کہ انسان خدمت کرے اور خدا سے وفاداری دکھلائے

ایک عارف کی نگاہ میں محض بدی سے پرہیز کرنا کوئی خوبی کی بات نہیں ہے

"تقویٰ کے معنے ہیں بدی کی باریک راہوں سے پرہیز کرنا۔ مگر یاد رکھو نیکی اتنی نہیں ہے کہ ایک شخص کہے کہ میں نیک ہوں اس لئے کہ میں نے کسی کا مال نہیں لیا، نقب زنی نہیں کی، چوری نہیں کرتا، بدنظری اور زنا نہیں کرتا۔ ایسی نیکی عارف کے نزدیک ہنسی کے قابل ہے کیونکہ اگر وہ ان بدیوں کا ارتکاب کرے اور چوری یا ڈاکہ زنی کرے تو وہ سزا پائے گا۔ پس یہ کوئی نیکی نہیں کہ جو عارف کی نگاہ میں قابلِ قدر ہو۔ بلکہ اصلی اور حقیقی نیکی یہ ہے کہ نوعِ انسان کی خدمت کرے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کامل صدق اور وفاداری دکھلائے اور اس کی راہ میں جان تک دے دینے کو تیار ہو۔ اِسی لئے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ یعنی اللہ تعالیٰ اُن کے ساتھ ہے جو بدی سے پرہیز کرتے ہیں ساتھ ہی نیکیاں بھی کرتے ہیں۔

یہ خوب یاد رکھو کہ نرا بدی سے پرہیز کرنا کوئی خوبی کی بات نہیں جب تک اس کے ساتھ نیکیاں نہ کرے۔ بہت سے لوگ ایسے موجود ہوں گے جنہوں نے کبھی زنا نہیں کیا، خون نہیں کیا، چوری نہیں کی، ڈاکہ نہیں مارا، اور باوجود اس کے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی صدق و وفا کا نمونہ انہوں نے نہیں دکھایا یا نوعِ انسان کی کوئی خدمت نہیں کی اور اِس طرح پر کوئی نیکی نہیں کی۔ پس جاہل ہوگا وہ شخص جو اِن باتوں کو پیش کر کے اُسے نیکوکاروں میں داخل کرے کیونکہ یہ تو بدچلنیاں ہیں صرف اتنے خیال سے اولیاء اللہ میں داخل نہیں ہو جاتا۔ بدچلنی کرنے والے، چوری یا خیانت کرنے والے، رشوت لینے والے کے لئے عادت اللہ یہی ہے کہ اسے یہاں سزا دی جاتی ہے۔ وہ نہیں مرتا جب تک سزا نہیں پا لیتا۔ یاد رکھو کہ صرف اتنی ہی بات کا نام نیکی نہیں ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صد ۲۴۱، صد ۲۴۲)

پبلشر:۔ مسعود احمد ۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۹ ر ماہ ہجرت ۱۳۵۳ھش

مغرب کا جہنّم زار

خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس امر کا بار بار ذکر فرمایا ہے کہ جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے اسے انسان کے لئے مسخر کیا گیا ہے اور یہ سب چیزیں انسان کی خدمت میں لگی ہوئی ہیں۔ انسان ان سے طرح طرح کے فائدے اُٹھاتا اور اپنے لئے قسم ہا قسم کی سہولتیں آسانیاں اور آسائشیں پیدا کرتا ہے۔ انسان کی فطرت میں کائنات میں پائی جانے والی تمام اشیاء سے استفادہ کا میلان رکھا گیا۔ یہ میلان خدا تعالیٰ نے جو ہر چیز کا خالق ہے اپنی حکمت بالغہ کے ماتحت انسان کی فطرت میں خود رکھا ہے۔ اگر یہ میلان نہ ہوتا تو انسان کبھی ان اشیاء سے استفادہ کی طرف راغب نہ ہوتا اور تہذیب و تمدن و معاشرت میں تدریجی ترقی کی موجودہ کیفیت کبھی منصّۂ شہود پر نہ آتی۔ پس یہ طبعی میلان بھی اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں اور احسانوں میں سے اُس کا ایک فضل اور احسان ہے۔ اسی لئے اس میلان کے زیر اثر ان اشیاء سے صحیح رنگ میں فائدہ اُٹھانا منشاء خداوندی کے عین مطابق اور اس کے فضلوں، رحمتوں اور برکتوں سے بہرہ ور کرنے کا موجب ہے۔

لیکن یہ میلان ایک نعمت ہونے کے باوجود ازمنہ گزشتہ میں بھی اکثر انسانوں کے لئے بلائے جان ثابت ہوتا رہا ہے اور خاص اس زمانہ میں بھی بہت سی اقوام کیلئے کچھ کم بلائے جان ثابت نہیں ہوا۔ دراصل بات یہ ہے کہ اس میلان سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھانے کے لئے اسے اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کے اندر رکھنا ضروری ہے۔ طبعاً سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ حدود کیا ہیں؟ وہ حدود یہ ہیں کہ انسان اس میلان کو دُنیا اور اس کی اشیاء کی محبت میں تبدیل نہ ہونے دے۔ یعنی کائنات کی جملہ اشیاء سے استفادہ کرے اور ضرور کرے لیکن ان اشیاء کی محبت میں گرفتار نہ ہو، ان کی محبت میں گرفتار ہونے کا ایک لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان خدا سے دُور ہوتا چلا جاتا ہے۔ اپنے اصلی معنوں کی رُو سے محبت کے لائق صرف ایک ہی ذات ہے اور وہ ہے خدائے رحمان و رحیم کی ذاتِ یکتا و بے ہمتا۔ باقی اشیاء سے بھی انسان محبت کرتا ہے لیکن اُس محبت کی حیثیت محبتِ الٰہی کے ایک ظل اور عکس سے زیادہ نہیں ہوتی۔ اسی لئے اسلام نے اس طبعی میلان کے زیر اثر اشیاء کائنات سے بھرپور استفادہ کی ترغیب تو دی ہے لیکن اس شرط کے ساتھ کہ ان اشیاء کے ساتھ تعلق، تعلق باللہ میں روک نہ بننے پائے۔ ان اشیاء کے ساتھ تعلق اللہ تعالیٰ ہی سے ہو کر ایک تعلق ہو نہ یہ کہ انسان انکے ساتھ تعلق کی بناء پر خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق کو ہی فراموش کر بیٹھے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام انسان میں پائے جانے والے اس طبعی میلان اور اسے صحیح رنگ میں بروئے کار لانے کے طریق پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"دو چیزوں کے باہم تعلق اور رگڑ سے ایک حرارت پیدا ہوتی ہے۔
اسی طرح پر انسان کی محبت اور دنیا اور دنیا کی چیزوں کی محبت کی رگڑ سے الٰہی محبت جل جاتی ہے اور دل تاریک ہو کر خدا سے دُور ہو جاتا اور ہر قسم کی بے قراری کا شکار ہو جاتا ہے۔ لیکن جب دنیا کی چیزوں سے جو تعلق ہو وہ خدا میں ہو کر ایک تعلق ہو اور ان کی محبت خدا کی محبت میں ہو کر ہو اُس وقت باہمی رگڑ سے غیر اللہ کی محبت جل جاتی ہے اور اس کی جگہ ایک روشنی اور نور بھر دیا جاتا ہے۔ پھر خدا کی رضا اس کی رضا اور اس کی رضا خدا کی رضا کا منشاء ہو جاتا ہے۔ اِس حالت پر پہنچ کر خدا کی محبت اس کے لئے بمنزلہ جان ہوتی ہے۔ اور جس طرح زندگی کے واسطے لوازم زندگی ہیں اُس کی زندگی کے واسطے خدا اور صرف خدا ہی کی ضرورت ہوتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں اُس کی خوشی اور راحت خدا ہی میں ہوتی ہے۔ پھر دنیاداروں کے نزدیک اگر اسے کوئی رنج اور کرب پہنچے تو پہنچے لیکن اصل یہی بات ہے اُس ہمّ و غم میں بھی وہ اطمینان اور سکینت سے الٰہی لذت لیتا ہے جو کسی دنیادار کی نظر کے بڑے سے بڑے فارغ البال کو بھی نصیب نہیں۔ برخلاف اس کے جو کچھ حالت انسان کی ہے وہ جہنّم ہے۔ گویا خدا تعالیٰ کے سوا زندگی بسر کرنا یہ بھی (ایک طرح کا) جہنم ہی ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صـ۱۰۲)

آج بلا استثناء سارا مغرب اس جہنم میں جل رہا ہے۔ اور اس کی اصل اور بنیادی وجہ یہی ہے کہ مغربی اقوام نے دنیا اور اس کی مادی اشیاء سے استفادہ کے طبعی میلان کو ان اشیاء کے ساتھ محبت میں تبدیل کر چھوڑا ہے اور یہ محبت اس درجہ ان پر مستولی ہو چکی ہے کہ اس نے انہیں غیر اللہ کی محبت میں گرفتار کر کے محبتِ الٰہی کے جذبہ کو ختم کر کے رکھ دیا ہے۔ مادی اشیاء اور مادی آسائشوں کی بے پناہ محبت اور لذّت کوشی و عیش کوشی انہیں ہر گھڑی طرح طرح کے مناہی پر ابھارتی رہتی ہے۔ اس کا علاج ایک ہی ہے کہ انہیں غیر اللہ کی محبت سے نجات دلا کر اللہ تعالیٰ کی ہستی پر حقیقی ایمان اور اس کی ذات بے ہمتا کی طرف لایا جائے۔ دنیا اور اس کی آسائشوں کے ساتھ ان کا تعلق خدا تعالیٰ میں ہو کر ایک تعلق ہو۔ یہی ایک صورت ہے اس جہنم زار کو جنت میں تبدیل کرنے کی۔ اگر مغربی اقوام نے اس طرف توجہ نہ کی تو پھر آج وہ مادی ترقی اور اس کی آسائشوں کے جس جہنم زار میں جل رہی ہیں وہ انہیں بھسم کر کے رکھ دے گا۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو اس جہنم زار کو جنت میں تبدیل کرنے کی راہ بتلانے کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے اپنے متبعین کو اس جہنم زار سے خبردار کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"میرے دوستوں کی نظر سے یہ امر ہرگز پوشیدہ نہ رہے کہ انسان مال و دولت یا زن و فرزند کی محبت کے جوش اور نشے میں ایسا دیوانہ اور از خود رفتہ نہ ہو جاوے کہ اُس میں اور خدا تعالیٰ میں ایک حجاب پیدا ہو جاوے۔ مال اور اولاد اسی لئے تو فتنہ کہلاتی ہے ان سے بھی انسان کے لئے ایک دوزخ تیار ہوتا ہے۔ اور جب وہ ان سے الگ کیا جاتا ہے تو سخت بے چینی اور گھبراہٹ ظاہر کرتا ہو اور اس طرح پر یہ بات کہ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ منقولی رنگ میں نہیں رہتا بلکہ معقولی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ پس یہ آگ جو انسانی دل کو جلا کر کباب کر دیتی ہے اور ایک جلے ہوئے کوئلہ سے بھی سیاہ اور تاریک بنا دیتی ہے یہ وہی غیر اللہ کی محبت ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۰۱، ۱۰۲)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ!

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ضروری ارشاد

حضور نے فرمایا:۔ "چونکہ بنیادوں کو تو ہم نے بہرحال مضبوط کرنا ہے اسلئے ہم نے کام شروع کرنے میں انتظار نہیں کرنا۔ اسلئے جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی ہے اپنا سارا وعدہ پورا کرنے کی وہ سارا دے دیں۔ اور جو آنیوالے سالوں میں وہ تھوڑی بہت جتنی بھی خدا توفیق دے وہ دیتے چلے جائیں۔"

پھر فرمایا:۔ "وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے یا اچانک آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو گیا ہے، وہ آگے بڑھیں اور خود کو تکلیف میں ڈالے بغیر نسبت کے لحاظ سے نہیں بلکہ جو ضرورت ہے اس عظیم منصوبہ کی اس کو مدّنظر رکھتے ہوئے پہلے سال جتنا زیادہ سے زیادہ دے سکتے ہیں دے دیں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدمتِ قرآن اور جماعت احمدیہ

محترم قریشی نور الحق صاحب تنویر۔ استاذ جامعہ احمدیہ

نوٹ:۔ مجلس ارشاد مرکزیہ کے اجلاس منعقدہ ۲۰ شہادت ہش ۱۳۵۳ میں پڑھا گیا۔

قرآن کریم عالم انسانیت کے لئے ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو آج سے چودہ سو سال قبل ہمارے آقا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ چونکہ یہ بنی نوع انسان کے لئے تاقیامت ایک دائمی شریعت اور ابدی لائحہ عمل ہے اسی لئے خدا تعالےٰ نے ہر پہلو سے اس کی حفاظت کا کام خود اپنے ذمہ اس تاکید کی ارشاد کے ساتھ لیا کہ

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ
وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝
(سورۃ الحجر)

یعنی ہم نے ہی اس عظیم دستور کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی ہر پہلو سے حفاظت کرتے رہیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس وعدہ کے مطابق اس وقت سے اب تک ہر زمانہ میں بموقعہ محل اور حسب ضرورت اس کی حفاظت کرتا چلا آیا ہے کیا لفظی طور پر کیا معنوی طور پر جیسا کہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہے

ان اللہ عزوجل یبعث
لھذہ الامۃ علی راس
کل مائۃ سنۃ من
یجدد لھا دینھا۔

کہ خدا تعالےٰ اس خیر امت کی بیداری اور ترقی کے لئے ہر صدی کے سر پر مجدد دین مبعوث کرتا رہے گا۔ جو اس کے دین کی تجدید کیا کریں گے۔ نیز مرور زمانہ سے جو خامیاں اور کوتاہیاں پیدا ہو جائیں گی۔ ان کو دور کیا کریں گے۔

دوسری طرف قرآن کریم اور احادیث میں بعض ایسی پیشگوئیاں بھی ملتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک زمانہ میں مسلمانوں کی مذہبی۔ اخلاقی۔ سیاسی اور تمدنی حالت بہت گر جائے گی اور وہ زمانہ ان کے لئے انتہائی تنزل اور انحطاط کا ہوگا۔ اسلام صرف نام کا باقی رہ جائے گا۔ اور قرآن کریم کے صرف الفاظ باقی رہ جائیں گے۔ جیسا کہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم یاتی علی الاسلام زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا رسمہ سے واضح ہوتا ہے۔ اس زمانہ میں جب ظھر الفساد فی البر والبحر کا دور دورہ ہوگا۔ تو خدا تعالےٰ اپنے فضل سے امام مہدی جسے مسیح موعود کا خطاب بھی دیا گیا ہے اسلام اور امت محمدیہ کی سربلندی کے لئے مبعوث فرمائے گا اور مسلمانوں کے دلوں سے ایمان اگر مفقود ہو کر ثریا آسمان تک ہی کیوں نہ چلا گیا ہو پھر بھی یہ رجل من ابناء فارس اسے ثریا سے واپس لا کر لوگوں کے دلوں میں مضبوط بنیادوں پر جاگزین کریگا۔ اور اُن میں قرآن کریم کے حقائق و معارف کے بیش بہا خزانے کثرت سے لٹائے گا۔ لہذا خدمتِ قرآن اور خدمتِ اسلام کا یہ اہم فریضہ ابتداء سے ہی مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام اور ان کی جماعت کے لئے مقدر تھا۔

چنانچہ حضور علیہ السلام کا الہام یحیی الدین ویقیم الشریعۃ (کہ وہ مسیح دین کو از سر نو زندہ کریگا اور شریعت کو مضبوط بنیادوں پر استوار کرے گا) مسیح کے اس اہم فریضہ کی طرف واضح طور پر راہنمائی کرتا ہے اور پھر قرآنی پیشگوئی لیظھرہ علی الدین کلہ" اپنی پوری شان و شوکت سے اسی مہدی کے ذریعہ سے ہی منصۂ شہود پر آنی مقدر تھی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب تریاق القلوب کے صفحہ ۶۱ پر بعض الہامات کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:۔

"ان تمام الہامات میں یہ پیشگوئی تھی کہ خدا تعالیٰ میرے ہاتھ سے اور میرے ہی ذریعہ سے دینِ اسلام کی سچائی اور تمام مخالف دینوں کا باطل ہونا ثابت کریگا سو آج وہ پیشگوئی پوری ہوئی ـــ کیونکہ میرے مقابل پر کسی مخالف کو تاب و تواں نہیں کہ اپنے دین کی سچائی ثابت کر سکے۔ میرے ہاتھ سے آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں اور میرے قلم سے قرآنی حقائق و معارف چمک رہے ہیں اٹھو اور تمام دنیا میں تلاش کرو کہ کیا کوئی عیسائیوں میں ہے یا سکھوں میں ہے یا یہودیوں میں یا کسی اور فرقہ میں سے ایسا ہے کہ آسمانی نشانوں کے دکھلانے اور معارف اور حقائق کے بیان کرنے میں میرا مقابلہ کر سکے۔ میں وہی ہوں جس کی نسبت یہ حدیث صحاح میں موجود ہے کہ اس کے عہد میں تمام ملتیں ہلاک ہو جائیں گی مگر اسلام کہ وہ ایسا چمکے گا جو درمیانی زمانوں میں کبھی نہیں چمکا ہوگا۔"
(ص ۶۲)

بہر حال اسلام کے اس بطل جلیل اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند کو قرآن کریم سے بے انتہا عشق تھا تلاوت کلام پاک آپکا ہر وقت کا ورد رہتا تھا اور اسکی آیات کے حقائق و معارف پر غور و فکر اور تدبر آپ کی روحانی غذا تھی آپکے نزدیک قرآن کریم کا اعلیٰ مقام آپکے حسب ذیل اشعار سے بھی عیاں ہے سے

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

پھر اس کے حسن و جمال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا

جمال و حسنِ قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

غرضیکہ آپ نے قرآن مجید کی ایسی عظیم الشان خدمت کی کہ گذشتہ چودہ سو سال میں اس کی نظیر نہیں پیش کی جا سکتی ۔ ۔ ۔ بلکہ آپ نے ایک ایسی فعال جماعت قائم کر دی جو آپ کے خلفاء کی قیادت میں اپنے تن من دھن کی بازی لگا کر خدا کے پاک کلام کی خدمت میں صبح و شام مصروف ہیں۔ اور اس شیریں کلام کے حقائق و معارف کو مختلف وسائل کے ذریعہ سے دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے میں لگے ہوتے ہیں قرونِ اول کے بعد ان عظیم الشان اور بے لوث خدمات کی نظیر پیش کرنا نہ صرف مشکل بلکہ محال ہے

ان عظیم خدمات کو حسب ذیل چھ شقوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے

۱۔ قرآن کریم کی عظمت کا قیام
۲۔ قرآن کریم کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ۔
۳۔ قرآن کریم کی صحیح اور قابل عمل تفسیر
۴۔ تراجم قرآن کریم اور ان کی دنیا بھر میں اشاعت
۵۔ قرآن کریم کی اپنے عمل سے خدمت
۶۔ تعلیم القرآن کی منظم سکیمیں

قرآن مجید کی عظمت کا قیام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارناموں میں سے ایک عظیم الشان کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے ایسے زمانہ میں

قرآن مجید

کی عظمت کو اپنے اور بیگانے دوستوں اور دشمنوں کے دلوں میں قائم فرمایا جب کہ خود مسلمان کہلانے والے قرآن کریم کے حقائق و معارف اور حیات بخش تاثیرات سے بے بس ہونے کی بناء پر غافل ہو چکے تھے اگرچہ وہ اس کے ظاہری تقدس کے قائل تھے۔ اور اسے ریشمی اور خوبصورت جزدانوں میں لپیٹ کر اونچے اونچے طاقچوں پر رکھا کرتے تھے اور یہ گمان کرتے تھے کہ زمانہ میں قرآن ترقی یافتہ دور کا ساتھ نہیں دے سکتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لہذا ہمیں اپنے مشاکل حل کرنے کے لئے چودہ سو سال قبل واپس لوٹنے کی ضرورت نہیں۔ یہ تو مسلمان کہلانے والوں کا حال تھا دوسری طرف معاندین اسلام اور مستشرقین اپنے جدید فلسفوں کے گھمنڈ میں قرآن کریم پر قسما قسم کے اعتراضات کر رہے تھے۔ چنانچہ اس زمانہ میں آپ نے قرآن مجید کی ارفع اور اعلیٰ شان اور اسکے انتہائی بلند مقام کو دنیا پر ظاہر فرمایا۔ اس کی خوبیوں اور حسن بے مثال کو آشکار کر کے اس دنیا کو اسکا گرویدہ بنایا۔ اور اس کے بے شمار حقائق و معارف اور باریک در باریک علوم پر سے پردہ اٹھا کر نور ہدایت کو سب لوگوں کے لئے عام کر دیا۔ اسی پر بس نہیں بلکہ آپ نے دلائل و براہین اور حجج قاطعہ کی رو سے ثابت فرمایا کہ روئے زمین پر قرآن کریم ہی وہ عالمگیر شریعت ہے۔ جو صحیح معنوں میں ایک زندہ شریعت کہلانے کی مستحق ہے جس کی تعلیم تا قیامت ہر زمانہ پر ممتد ہے۔ جو ہر زمانہ اور اسکی ضرورتوں پر پوری اترنے والی ہے جو نہ صرف خود زندہ بلکہ دوسروں کو زندہ کرنے کی قوت قدسیہ سے متصف ہے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب "کشتی نوح" میں فرماتے ہیں۔

"حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کرو کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ الخیر کلہ فی القرآن کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے خدا نے تم پر احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے انکے قیامت سے منکر نہ ہوتے پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی ہے یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدائتیں ہیچ ہیں۔

پھر ایک مقام پر آپ نے فرمایا۔

"قرآن کریم کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کریم کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے۔ ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کیلئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن" (کشتی نوح)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد آپ کے خلفاء نے اس عظیم مہم کو جاری رکھا۔ اور قرآن کریم کی ظاہری و باطنی خوبیوں کو اور اسکے حقائق و معارف کو دنیا کے کونے کونے تک پھیلانے میں مصروف رہے قرآن کریم کے جاہ و جلال عظمت اور بڑائی کو دنیا میں قائم کرتے رہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی جماعت کو اس طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کو کوشش کرنی چاہئیے کہ دنیا قرآن کریم کی خوبیوں سے واقف ہو۔ اور قرآن کریم کی تعلیم لوگوں کے سامنے بار بار آتی رہے۔ تاکہ دنیا اس امن کے سایہ تلے آکر امن حاصل کرے"۔

(الفضل ۱۴ ستمبر ۱۹۶۰)

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپکی جماعت نے نہ صرف قرآن مجید کی عظمت کو ثابت کیا ہے۔ بلکہ جس زبان میں قرآن کریم نازل ہوا ہے۔ اس کی بڑائی اور عظمت کو بھی ساری دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ عربی زبان کے کمالات کی طرف پہلے آئمہ زبان نے بھی توجہ دلائی ہے لیکن یہ حقیقت کہ عربی زبان ام الالسنہ ہے یعنی سب زبانیں اسی میں سے نکلی ہیں حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ ہی نے ظاہر کی ہے۔ اور اس مضمون پر اپنی مختلف کتب میں ایسے لطیف پیرایہ میں روشنی ڈالی ہے کہ کوئی اس حقیقت کا انکار نہیں کر سکتا۔ چنانچہ حضرت مہدی علیہ السلام اس سلسلہ میں فرماتے ہیں۔

"اس کتاب میں بڑی صفائی اور بڑے روشن اور بدیہی دلائل سے فیصلہ کیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کا پاک اور کامل اور روشن اور پُر اسرار اور پُر حکمت کلام جو دائمی ہدایت لے کر دنیا میں آیا ہے۔ وہ صرف اس زبان میں آسکتا ہے جو ان معارف اور حقائق کو بیان کرنے کے لئے اپنے اندر کامل وسعت رکھتی ہو سو اس فیصلہ کے مطابق صرف قرآن شریف ہی اللہ کی وہ کامل کتاب ٹھہرتی ہے جو حقیقی اور کامل اور ابدی تعلیم لیکر دنیا میں آئی۔۔۔۔ کامل کتاب کیلئے کامل بولی میں اترنا ضروری تھا۔

۔۔۔۔لہذا قرآن شریف عربی زبان میں اُترا جو اپنے ہر ایک پہلو کے رو سے کامل ہے۔" (آریہ دھرم ص۷) پھر آپکے وصال کے بعد جماعت احمدیہ کے بعض علماء نے اس تحقیق کو مختلف پہلوؤں سے مزید آگے بڑھایا ہے۔

(باقی)

موروگورو ریجن (تنزانیہ) کا دورہ اور چندہ صد سالہ جوبلی فنڈ

(از مکرم محمد اشرف اسحاق صاحب مبلغ موروگورو تنزانیہ)

ماہ مارچ کے پہلے دو ہفتوں میں موروگورو ریجن کی چار جماعتوں کا دورہ کیا۔ صد سالہ جوبلی فنڈ کے سلسلہ میں تمام جماعتوں کو سواحیلی "اخبار احمدیہ" کے ذریعہ معلومات پہنچ گئی تھیں۔ خاکسار نے احمدیہ جوبلی فنڈ میں حصہ لینے کے لئے جماعتوں کو خطوط کے ذریعہ بھی تحریک کی اور جب جماعتوں میں گیا تو انفرادی طور پر بھی احباب سے وعدہ جات لئے۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے اعلان سے جماعتوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے اور غریب افریقی دوست بھی بشاشت اور انشراح صدر سے وعدے لکھوا رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں یہ ایک نمایاں اور نادر تقریب ہوگی۔

(انشاء اللہ العزیز)

کلوسہ میں ہماری مختصر سی غریب جماعت ہے۔ دو مارچ کو وہاں پر سلسلہ کے مبلغ محمد بن عبدی ردبلے صاحب کا نکاح تھا۔ نکاح کے اعلان کے بعد رات گئے تک مقامی احباب اور معزز مہمانوں سے جن میں بستی کے شیوخ اور سرکاری افسران بھی شامل تھے۔ احمدیت کے بعض مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔ ریجنل ڈیلفیر آفیسر صاحب کے سوال پر عورت کے مقام کے متعلق اور اسلام میں اسکی حیثیت اور پردہ کے بارہ میں گذارشات احباب کے سامنے پیش کیں۔ دوسرے دن ولیمہ کی تقریب سے قبل احباب جماعت کو ملنے اور جوبلی پروگرام کی وضاحت اور اس میں حصہ لینے کی تحریک کے لئے موقعہ مل گیا۔ تیاری طعام کے دوران مدعو مہمانان اور احباب جماعت سے تبلیغی رنگ میں تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ اسی دوران مکرم عثمان جمعہ صاحب نے جو جنوری ۷۶ء میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے "اخبار احمدیہ" سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم مندرجہ "کشتی نوح" کا سواحیلی ترجمہ بلند آواز سے حاضرین کو پڑھکر سنایا۔ ان تعلیمات کو سنتے وقت جو سراسر قرآنی احکام کی تفسیر ہیں۔ سب لوگ جذبہ اخلاص سے تسبیح و تحمید اور تکبیر میں مشغول تھے۔ تقریب ولیمہ کے بعد احباب جماعت مل کر بیٹھے۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدہ جات اور ادائیگی کے سلسلہ میں کچھ باتیں دریافت کیں اور تین ہزار دو سو شلنگ کے وعدے لکھوائے

چھ مارچ کو ایک دوست کے ہمراہ بذریعہ بس ملکولونی سے ہوتے ہوئے آٹھ میل دور "چومورو" پہنچا۔ جہاں پہاڑوں کی ڈھلوانوں پر دور دور انڈی دوست اپنے کھیتوں میں رہائش پذیر ہیں۔ بارہ بجے کے بعد جب ہم چومورو آئے تو جماعت کے سب دوست استقبال اور مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب کے لئے جمع تھے۔ ظہر کی نماز کے بعد مسجد کے قطعہ کیلئے مناسب جگہ متعین کی گئی اور اسی کے مطابق بنیاد کھودی گئی۔ نماز عصر میں مردوں، عورتوں اور بچوں نے با جماعت اس بابرکت کام کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں مانگیں اور نماز کے بعد خاکسار کے علاوہ ہر احمدی گھرانے کے ایک ایک نمائندہ نے ایک ایک پتھر بنیاد میں رکھا۔ اور دعا کے بعد یہ تقریب مکمل ہوئی۔

الحمد للہ علی ذلک

جماعت کے احباب مسجد کے سامان کیلئے ہر ماہ چندہ جمع کرتے رہے تھے۔ جماعتی فیصلہ کے مطابق وہ خود ہی سیمنٹ اور روڑی وغیرہ سے بلاک تیار کریں گے۔ یہ مسجد ایک بلند پہاڑی کے بالکل دامن میں ایک قدرتی چشمہ سے نصف فرلانگ کے فاصلہ پر ہے اس تقریب کے بعد اگلے دن صبح تک سب احباب نے دل کھول کر جوبلی فنڈ کے لئے وعدے لکھوائے جنکی مجموعی تعداد گیارہ ہزار دو صد شلنگ ہے

سات مارچ کو شام کے وقت "ڈوڈوما" پہنچا۔ مکرم شیخ صالح مبارک صاحب کے مکان پر چند ایک اساتذہ اور دوسرے احباب سے گفتگو کا موقع ملا۔ مغرب کے بعد ایک اجلاس میں لجنہ اماء اللہ (احمدی عورتوں کی تنظیم) کے کام، بچوں کی تعلیم القرآن کلاس اور دیگر تربیتی کاموں کے علاوہ مسجد کی تعمیر (جس کی ابتداء ہو چکی ہے) کا جائزہ لیا گیا۔ آخر میں صد سالہ جوبلی فنڈ کے متعلق گفتگو ہوئی اور دو ہزار آٹھ سو چالیس شلنگ کے وعدے ہوئے۔ نماز عشاء ادا کرنے کے بعد احباب گھروں کو تشریف لے گئے اور اگلے روز فجر کے بعد خاکسار موروگورو کے لئے روانہ ہو گیا۔ جمعہ کی نماز موروگورو کی احمدیہ مسجد میں ادا کی گئی۔ یہاں کی جماعت نے انیس ہزار دو سو اسی شلنگ کے وعدہ جات جوبلی فنڈ کیلئے کئے ہوئے ہیں [illegible] کے دو گھروں میں انہوں نے چار سو اسی شلنگ کا وعدہ کیا [illegible] دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سب بہن بھائیوں کی مخلصانہ [illegible] کو قبول فرما کر ان میں غیر معمولی برکت ڈالے اور دنیا کو فیض محمدی کے اس عظیم روحانی چشمہ سے سیراب کرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۴)

مسل نمبر ۲۱۶۵۸

میں رشیدہ بشیر زوجہ بشیر احمد مجاہد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال۔ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

حق مہر بذمہ خاوند -/۲۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ رشیدہ بیگم زوجہ بشیر احمد صاحب مجاہد محلہ دارالفضل ربوہ۔ گواہ شد:۔ بشیر احمد ولد نور محمد صاحب (خاوند موصیہ) گواہ شد:۔ قاضی عبدالسلام بھٹی ولد قاضی عبدالرحیم صاحب بھٹی دارالصدر شمالی۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۱۶۵۹

میں رضیہ ملک بنت ملک خدا بخش صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) نقد مبلغ - /۲۰,۰۰۰ روپے

(۲) مکان ایک عدد محلہ ککے زئیاں جس میں ۱/۴ حصہ کی مالک ہوں جسکی کل قیمت -/۴,۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ رضیہ ملک بنت ملک خدا بخش صاحب ڈاکخانہ برانی کوتوالی لاہور۔ گواہ شد:۔ مظفر الدین چوہدری ولد احسان اللہ صاحب مرحوم دارالصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد:۔ عبدالمجید ولد ایس عبدالحمید صاحب مرحوم دارالصدر شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۶۶۰

میں طاہرہ باجوہ بنت چوہدری محمد شریف صاحب باجوہ قوم جٹ باجوہ پیشہ طالبعلم عمر ۱۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد بطور جیب خرچ اسوقت -/۱۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ طاہرہ باجوہ بنت چوہدری محمد شریف صاحب باجوہ ۸/۱۳ دارالرحمت غربی ربوہ۔
گواہ شد:۔ نسیم احمد باجوہ واقف زندگی ۸/۱۳ دارالرحمت غربی ربوہ۔
گواہ شد:۔ عبدالرفیق آصف ولد احمد دین صاحب دارالرحمت غربی ربوہ۔

"دانتوں کی حفاظت" کا رسالہ بذریعہ خط مفت منگوائیے!
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ
فون:۔ ۶۰۶، ۶۰۷

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں
(مینیجر)

مفت
سالانہ رعایت
پاسپورٹ سائز کے ساتھ
ایک کاپی ۳"×۴" (کوارٹر سائز) یکم مئی سے
۱۵ مئی ۱۹۷۴ء تک سالانہ رعایت رہیگی
میموریل فوٹو سروس گولبازار ربوہ

احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن کے عہدیداران کا انتخاب

پشاور کے تعلیمی اداروں کے لئے احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن کے مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب برائے سال ۷۵/۷۴ء حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے منظور فرمالیا ہے۔ جملہ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عہدیداران کو اپنے فرائض کماحقہ ادا کرنے توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نمبر شمار	نام	عہدہ	پتہ
۱	مکرم انوار احمد صاحب فاروقی	صدر	مکان نمبر ۲۰۲۵ کوچہ رسالدار۔ پشاور شہر
۲	" اسد زمان صاحب	جنرل سیکرٹری	ہاسٹل انجینئرنگ کالج پشاور یونیورسٹی۔
۳	" طارق محمود صاحب	فنانس سیکرٹری	مکان نمبر ۱۰۸۶ محلہ جوگن شاہ پشاور

(مرزا طاہر احمد)

وقف عارضی کرنے والوں کیلئے ضروری اعلان

جملہ واقفین و واقفات کے لئے نہایت ضروری ہے کہ وقف عارضی کی رپورٹ بھجواتے وقت وفد نمبر کا حوالہ ضرور دیا جائے۔ خواہ رپورٹ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوائی جائے خواہ براہ راست دفتر تعلیم القرآن میں ارسال کی جائے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

امتحان ناصرات

امسال ناصرات الاحمدیہ ربوہ کا پہلا امتحان ۲۵ مئی بروز ہفتہ لیا جائے گا۔ امتحان کا نصاب لجنہ کی رپورٹ سالانہ کے صفحہ ۲۲۳ پر دیکھیں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

- محترم عبدالرحمان صاحب عزیز امیر جماعت احمدیہ پاکپتن کی والدہ محترمہ بوجہ ضعف بیمار ہیں۔
- مکرم محمد لطیف صاحب تاج حلقہ مارٹن روڈ کراچی کے بھائی محمد نذیر صاحب شاد بیس سال سے کانوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ اب تکلیف بڑھ گئی ہے۔
- مکرمہ سیدہ مبارکہ بخاری صاحبہ راولپنڈی کی والدہ محترمہ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ کمزوری بڑھ رہی ہے۔
- مکرم عبدالقادر صاحب حلقہ اسلام آباد گوجرانوالہ کی والدہ محترمہ پر ایک ہفتہ ہوا فالج کا حملہ ہوا ہے جسم کا دایاں حصہ بے حس ہے حالت تشویشناک ہے۔

احباب ان سب مریضوں کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

نور کاجل کے متعلق ضروری اطلاع
موجودہ ہوشربا گرانی کے پیش نظر ہمیں مجبوراً نور کاجل کی قیمت میں اضافہ کرنا پڑا ہے یکم مئی سے نور کاجل خورد شیشی ۷۵ پیسے اور کلاں شیشی -/۵۰ ،۱ روپیہ فروخت ہوگی۔
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ
فون نمبر ۵۳۸

ھُوالشّافی
PILES CURE
پائلز کیور قیمت -/۱۰
خونی و بادی بواسیر صرف چار کیپسولز سے ختم
تیار کردہ:۔ کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی
ہیڈ آفس:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ
فون نمبر ۶۰۶/۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنیوالی نسلوں کی دعائیں حاصل کیجئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فضلِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :-

"اِس زمانہ میں نوکریوں کا ملنا بہت مشکل ہو گیا ہے اور اگر کسی کو نوکری ملتی ہے تو معاوضہ اتنا قلیل ملتا ہے کہ گزارہ ہونا مشکل ہو جاتا ہے۔ پس اگر انسان نے تعلیم سے فارغ ہو کر گھر میں بیٹھ کر ہی روٹی کھانی ہے تو کیوں نہیں وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کے لئے وقف کر دیتا اور سمجھ لیتا کہ گھر میں بیکار بیٹھنے سے یہ کروڑ درجے بہتر ہے کہ انسان دین کی خدمت کرکے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خوشنودی حاصل کرے اور آئندہ آنے والی نسلوں کی دعا حاصل کرتا رہے۔ یہ کتنا بڑا اعزاز ہے جو اسے حاصل ہو سکتا ہے۔"

(الفضل ۸ دسمبر ۱۹۳۸ء)

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

تقریب شادی

عزیزہ نسیم فرحت صاحبہ سلمہا بنت مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب فاضل دیالگڑھی کا نکاح ۱۰ ر جون ۱۹۷۳ء کو مکرم عبد الحفیظ صاحب اعوان شاہد کے ہمراہ ہوا اور ۵ رمئی ۱۹۷۴ء کو تقریب شادی عمل میں آئی۔ بارات علی الصبح بہاولپور سے آئی۔ ساڑھے پانچ بجے شام حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ نے دعا کرائی جس میں بعض ناظر صاحبان و دیگر احباب کرام اور بزرگانِ سلسلہ نے شرکت فرمائی۔ علاوہ ازیں حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ مدظلہا العالی بھی ازراہِ شفقت تشریف لائیں آپ نے بچی کو گلے لگایا اور پیار اور دعا کے ساتھ رخصت فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اِس رشتہ کو فریقین کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے عزیزم خلیفہ وسیم الدین کو بتاریخ ۶ رماہِ شہادت ۱۳۵۳ ہش (مطابق ۶ راپریل ۱۹۷۴ء) فرزند عطا فرمایا ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نعیم الدین نام تجویز فرمایا ہے۔

نومولود حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب رضی اللہ عنہ کا پڑپوتا، محترم خلیفہ علیم الدین صاحب کا پوتا اور محترم مرزا احسن بیگ صاحب آف سلیمانکی کا نواسہ ہے۔

سب بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے۔ دینی و دنیوی نعمتوں سے نوازے اور ہم سب کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(بیگم خلیفہ علیم الدین۔ ربوہ)

شکریہ احباب

خاکسارہ کی بیٹی عزیزہ عطیہ درد مرحومہ کی وفات پر تمام عزیزان، بزرگانِ سلسلہ اور دیگر احباب کی طرف سے مجھے تعزیتی خطوط موصول ہوئے لیکن میں بوجہ اپنی ناسازیٔ طبع فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہوں لہذا الفضل کے ذریعہ ان تمام بہن بھائیوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں جو اس موقع پر ہمارے غم میں برابر کے شریک بنے۔

اس کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افراد نے جس رنگ میں میرے گھر تشریف لا کر میرے دل کو سکون بخشا ہے میں ان سب کی نہایت شکر گزار ہوں۔

میری درخواست ہے کہ آپ سب عزیزہ مرحومہ کے معصوم بچوں کو ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ مولا کریم دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔

(سارہ درد اہلیہ حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب دردؓ)

زعماء کرام مجلس انصار اللہ کا چندہ ہر ماہ وصول کریں۔

(قائد مال)

ممبران صدر انجمن احمدیہ برائے ۱۳۵۳-۵۴ ہش / ۱۹۷۴-۷۵ء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالِ رواں ۷۴/۷۵ کے لئے ممبران صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی بتفصیل ذیل منظوری فرمائی ہے:-

۱۔ خاکسار محمد دین	صدر، صدر انجمن احمدیہ نیز انچارج صنعت و تجارت
۲۔ مکرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب	ناظر اعلیٰ و زراعت
۳۔ ″ چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ	ناظر امور عامہ و خارجہ
۴۔ ″ شیخ محبوب عالم صاحب خالد	ناظر بیت المال آمد
۵۔ ″ صوفی غلام محمد صاحب	ناظر بیت المال خرچ
۶۔ ″ مولانا عبد المالک خان صاحب	ناظر اصلاح و ارشاد
۷۔ ″ قاضی محمد نذیر صاحب	ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف
۸۔ ″ مولانا ابو العطاء صاحب	ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)
۹۔ ″ مولانا احمد خان صاحب نسیم	″ ″ ″ (مقامی)
۱۰۔ ″ صوفی بشارت الرحمٰن صاحب	ناظر تعلیم
۱۱۔ ″ صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب	ناظر خدمتِ درویشاں
۱۲۔ ″ چوہدری ظہور احمد صاحب	ناظر دیوان
۱۳۔ ″ وکیل اعلیٰ صاحب تحریک جدید	
۱۴۔ ″ صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ	
۱۵۔ ″ صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ	
۱۶۔ ″ مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا	
۱۷۔ ″ بشیر احمد خان صاحب رفیق (انگلینڈ)	

خاکسار محمد دین

صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

امتحان دینے والے طلباء متوجہ ہوں

ایسے طلباء جو امسال میٹرک، ایف۔ اے، بی۔ اے اور ایم۔ اے کا امتحان دے چکے ہیں یا دے رہے ہیں اور انہوں نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنا چاہتے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کرکے خدمتِ سلسلہ بجا لانے کے خواہش مند ہیں ان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے مکمل پتہ سے وکالتِ دیوان کو اطلاع دیں تا ستمبر میں ہونے والے انٹرویو سے قبل ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں ضروری کارروائی مکمل کی جا سکے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

درخواستِ دعا

(۱) مکرم قریشی محمد یوسف صاحب بریلوی تقریباً ایک ماہ سے شدید بیمار ہیں۔ گزشتہ ہفتہ سے آپ کمبائنڈ ملٹری ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ ڈاکٹروں نے دل بڑھ جانے کی تشخیص کی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم قریشی صاحب کو جلد از جلد صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(منور شمیم خالد۔ ربوہ)

(۲) میری پوتی عزیزہ صدف چند دنوں سے زیادہ بیمار ہے اور مشن ہسپتال لائلپور میں زیر علاج ہے۔ احباب کرام سے عزیزہ کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سید بشیر احمد شاہ منیجر دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ)

(۳) عزیزم ڈاکٹر محمود احمد راجہ آجکل میڈیکل کی اعلیٰ ڈگری کے لئے امتحان دے رہے ہیں۔ احباب سے ان کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(بیگم آغا محمد عبد اللہ خان۔ بیت الصلح ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۷۴